

11366 - اللہ تعالیٰ کے اسم "المقدم اور المؤخر" کا معنی; 1740#& ; 1748#&

سوال

اللہ تعالیٰ کے اسم "المقدم اور المؤخر" کا معنی کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے جو کہ کسی چیز کو بھی جس کا حکما اور فعلا مقدم کرنا ضروری ہو جس طرح اور جیسے اسے پسند ہو مقدم کرتا ہے ، اور جسے وہ مقدم کرے وہی مقدم اور جسے مؤخر کرے وہی مؤخر ہے ، وہ اللہ تبارک و تعالیٰ جسے مؤخر کرنا ضروری ہو اسے مؤخر کرتا ہے ، پھر بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو بھی کرتا ہے اس میں اصلاح اور حکمت ہے اگرچہ ہم پر اس کی اصلاح اور حکمت واضح نہ بھی ہو ۔

وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہر ایک چیز کو اس کے منزل و مرتبہ پر اتارتا اور جو چاہے مقدم کرے اور جو چاہے مؤخر کرے ، اس نے مخلوقات کو پیدا کرنے سے بھی پہلے اس کی تقدیر کو مقدم کیا ، اور اپنے اولیاء میں سے جسے پسند فرمایا اسے اپنے دوسرے بندوں پر مقدم کر دیا ، اور مرتبہ و درجات کے اعتبار سے مخلوق کو ایک دوسرے سے بلندی عطا کی ، اور کچھ کو اپنی توفیق سے سابقین کا کے مقام و مرتبہ پر پہنچا دیا ، اور جس کو چاہا اس کے مرتبہ میں کمی کردی اور اسے مؤخر کر دیا ، اور کسی چیز کو اس کے وقوع سے مؤخر کر دیا کیونکہ اس کے علم میں اس کا انجام تھا اور اس میں کوئی حکمت پائی جاتی تھی ، تو اللہ تعالیٰ جسے مؤخر کر دے اسے کوئی مقدم کرنے والا نہیں اور نہ ہی جسے اللہ تعالیٰ مقدم کر دے اسے کوئی مؤخر کر سکتا ہے ۔

اور تقدیم دو چیزوں پر مشتمل ہے :

التقدیم الکونی : اور التقدیم الشرعی ؛

تقدیم الکونی : مثلا ، مخلوقات میں سے بعض کی تقدیم ، اور اسباب کوان کے مسبب اور شروط ان کے مشروط سے مقدم کرنا ۔

اور تقدیم الشرعی : مثلا ، بعض انبیاء کی دوسرے انبیاء پر فضیلت ، اور انبیاء کی باقی ساری مخلوق پر فضیلت اور اسی طرح بندوں کی ایک دوسرے پر فضیلت ، تو یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تابع ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

اور وہ اللہ تعالیٰ ہی مقدم ومؤخر ہے ، تو یہ دونوں صفتیں افعال کی تابع ہیں ، اور یہ دونوں صفتیں ذاتی ہیں جو کہ ذات کے علاوہ کسی غیر کے ساتھ قائم نہیں ۔